سوال: کیا ایک نماز کا فدیہ ایک سے زائد لوگوں کو تقسیم کر کے دیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

محمد عرفان عازی
کشمیر کالونی کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلّیا

ایک نماز یا روزے کا فدیہ ایک ہی شخص کو دینا بہتر ہے، تاہم ایک سے زائد افراد کو دینے کی بھی گنجائش ہے۔

چنانچہ مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

ایک روزہ کے فدیہ کو دو آدمیوں میں تقسیم کرنا یا چند روزوں کے فدیہ کو ایک ہی شخص کو ایک تاریخ میں دینا درست نہیں جیسا کہ شامی نے بحوالہ بحر از قنیہ نقل کیا ہے اور بیان القرآن میں اسی کو نقل کیا گیا ہے مگر حضرت نے امداد الفتاویٰ میں فتویٰ اس پر نقل کیا ہے کہ یہ دونوں صورتیں جائز ہیں، شامی نے بھی فتویٰ اس پر نقل کیا ہے البتہ امداد الفتاویٰ میں ہے کہ احتیاط اس میں ہے کہ کئی روزوں کا فدیہ ایک تاریخ میں ایک کو نہ دے، لیکن دے دینے میں گنجائش بھی ہے۔ یہ فتویٰ مورخہ ۱۶ جمادی الاخریٰ ۱۳۵۳ھ امداد الفتاویٰ جلد دوم صفحہ ۱۵۰ میں منقول ہے (معارف القران 1/ 446)

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (2/ 427)

(وللشيخ الفاني العاجز عن الصوم الفطر ويفدي) وجوبا ولو في أول الشهر وبلا تعدد فقير كالفطرة **وفى الشامية** (قوله وبلا تعدد فقير) أي بخلاف نحو كفارة اليمين للنص فيها على التعدد، فلو أعطى هنا مسكينا صاعا عن يومين جاز لكن في البحر عن القنية أن عن أبي يوسف فيه روايتين وعند أبي حنيفة لا يجزيه كما في كفارة اليمين، وعن أبي يوسف لو أعطى نصف صاع من بر عن يوم واحد لمساكين يجوز قال الحسن وبه نأخذ اهـ ومثله في القهستاني

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح (ص: 688)

"ويجوز الفطر لشيخ فان وعجوز فانية" سمي فانيا لأنه قرب إلى الفناء أو فنية قوته وعجز عن الأداء "وتلزمهما الفدية" قوله: "وتلزمهما الفدية" ثم إن شاء أعطى في أول رمضان وإن شاء أعطى في آخره **ولا يشترط في المدفوع إليه العدد**.

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد طاہر عفی عنہ

دارالافتاء جامعۃ السعید

نزد نرسری کراچی

24 جمادی الاولیٰ 1443ھ

29 دسمبر 2021ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح

دار الافتاء جامعۃ السعید کراچی

فتوی نمبر ۱۷۰۶
مورخہ ۲۷-۵-۱۴۴۳ھ
۱-۱-۲۰۲۲ء